

مالی سال 10ء کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران معیشت میں مجموعی طلب میں بہتری نظر آئی ہے جو منتخب صنعتی اور زرعی خام مال کے ساتھ ساتھ صارفی اشیا کی بلند فروخت سے واضح ہوتی ہے (دیکھئے جدول 2.1)۔ گرانی کے دباؤ میں کمی کے باعث صارفین کی قوت خرید میں کمی قدر اضافہ ہوا ہے جس سے مجموعی طلب بحال ہونے میں مدد ملی ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران بلند زرعی آمدنی کے باعث صرفی طلب کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی ہے۔¹ اس کے نتیجے میں مالی سال 10ء میں صارفی پیداوار کے شعبے میں معتدل بحالی کی توقع ہے۔ اسی طرح مالی سال 10ء میں مالیات و بیمہ کے ساتھ ساتھ نظم عامہ و دفاع کی مدد سے شعبہ خدمات کی کارکردگی میں بھی بہتری کا امکان ہے جس کے نتیجے میں مالی سال 10ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو 2.5 تا 3.5 فیصد تک رہنے کی توقع ہے جو کہ مالی سال 09ء کے 2 فیصد سے تھوڑی زیادہ ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ بتدریج زری نرمی اور توسیعی مالیاتی پالیسی کے مشترکہ اثرات کی بدولت مجموعی طلب بحال ہوئی ہے۔^{2,3}

جدول 2.1: مجموعی طلب کے اظہاریے					
فیصد نمو					
م 10ء	م 09ء		م 10ء	م 09ء	
		الف۔ صرف کے اظہاریے			ب۔ سرمایہ کاری کے اظہاریے
-1.3	6.4	پتھر و لمبہ مصنوعات کی فروخت (جولائی تا اکتوبر) ¹	16.4	-5.2	قرضہ (اشیا سازی) (جولائی تا اکتوبر)
-23.0	14.5	سینٹ کی فروخت۔ مقامی (جولائی تا نومبر) ²	9.3	-14.5	سرمایہ اشیا کی پیداوار (جولائی تا اکتوبر)
-52.2	-17.7	گاڑیوں کی فروخت (جولائی تا نومبر) ³	29.7	-20.5	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (جولائی تا نومبر)
6.1	28.8	کھانا کا استعمال (جولائی تا اکتوبر) ⁴	32.2	2.7	شرح مبادلہ (آخر نومبر)
7.4	25.0	ٹیکسٹائل کی فروخت کی گئی کپاس کا حجم ⁵	37.5	2.8	تھوک اشاریہ قیمت (بارہ ماہ)
-23.3	17.6	گندم کی قدر ⁶	74.3	32.3	اشیا کی عالمی قیمت (اوسط جولائی تا نومبر سال)
		صارفی مال کاری (جولائی تا اکتوبر)	-7.6	-6.0	ج۔ سرکاری اخراجات
62.4	-12.8	ٹیکس (پہلی سہ ماہی)	0.6	27.7	مالیاتی توازن (پہلی سہ ماہی)
24.5	11.1	بلا واسطہ ٹیکس (پہلی سہ ماہی)	-3.5	13.8	کل اخراجات (پہلی سہ ماہی)
92.1	-48.9	سیلز ٹیکس (پہلی سہ ماہی)	6.2	33.2	ترقیاتی اخراجات (سہ ماہی)
		صارف اشاریہ قیمت (نومبر) بارہ ماہی	14.6	19.1	د۔ خالص برآمدات
37.8	-20.8	خوراک (بارہ ماہی)	14.6	26.3	تجارتی توازن ⁷ (ایف بی ایس۔ جولائی تا نومبر)
<p>ماخذ: 1۔ ای سی ای، 2۔ پی ای ایم، 3۔ پی ای ایم، 4۔ این ایف ڈی سی، 5۔ پی سی جی اے (15 دسمبر تک کپاس کی آمد کا حساب)</p> <p>6۔ گندم کی قدر میں نومبر 2008ء اور ستمبر 2009ء تک کی ہے۔</p> <p>7۔ مثنیٰ تجارتی توازن تجارتی خسارے میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے جبکہ مثبت علامت خسارے میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔</p>					

¹ تین اہم فصلوں (گندم، چاول اور گنا) کی، جن کا اہم فصلوں کے اضافہ قدر میں دو تہائی حصہ ہے، مالی سال 09ء میں ریکارڈ کاشت ہوئی ہے۔ حکومت نے مالی سال 09ء میں 950 روپے فی 40 کلوگرام کی خاصی بلند قیمت پر بھاری مقدار میں گندم خریدی۔

² مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بڑھ کر مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کا 1.5 فیصد ہو گیا۔

³ مالی سال 10ء میں اشیا سازی شعبے کی مدد مالیاتی سمت سے کی گئی کیونکہ حکومت نے منتخب مقامی مصنوعات (مثلاً سینٹ، گاڑیاں) پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کم کردی اور خام مال پر درآمدی ڈیوٹی کو بھی کم کر دیا۔

2009ء کے دوران خام مال کے کم نرخوں کے باعث بحالی کی رفتار میں مزید تیزی آئی کیونکہ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی تھی۔ تاہم فرمیں ذخیرے میں اضافہ کرنے میں محتاط ہو گئیں کیونکہ 2009ء میں نرخوں میں کمی کی وجہ سے ایشیا سازی کی کئی صنعتوں جیسے خوردنی تیل، اسٹیل، ریفرنسری وغیرہ کو ذخیرے کا بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی لیے موجودہ بحالی بینک قرضوں کے لیے طلب اور درآمدات پر دباؤ کے بغیر ہوئی ہے۔

تاہم ملکی سیاست اور سیکورٹی کی غیر معمولی صورتحال کے باعث بحالی کی رفتار بدستور کم رہی اور اس سے سرمایہ کاری کی طلب میں کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح رسد کے لحاظ سے زیادہ تر جولائی تا اکتوبر 2009ء میں بینکوں نے نئی شعبے پر سرمایہ کاری میں تردد کیا جو تیزی سے بحالی میں رکاوٹ کا ایک اور سبب تھا۔ مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حقیقی اجرتوں میں کمی، خام مال کے لیے درآمدات کا کم ہونا اور محصولات کا کم جمع ہونا کمزور بحالی کا ثبوت ہے۔ اسی طرح ملک میں سیکورٹی کی خراب صورتحال کے باعث کان کنی کی سرگرمیوں میں بہتری نہیں آ سکی ہے۔

مستقبل میں معاشی بحالی کو جاری رکھنا ایک چیلنج ہوگا کیونکہ نومبر 2009ء میں ایشیا کے عالمی نرخ 12 ماہ کی بلند سطح پر پہنچ گئے۔ خاص طور پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ جو دسمبر 2009ء میں ملک میں پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنا، لاگت کے انتظام کے لیے بڑا چیلنج ہوگا۔ اسی طرح بجلی کے ٹریف میں اضافہ ناگزیر ہے جس کی وجہ سے پیداواری لاگت بڑھ جائے گی۔ یہ بات اہم ہے کہ کم سے کم لوڈ شیڈنگ اور سردیوں میں گیس کی قلت کو دور کر کے پیداواریت میں ممکنہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

اکتوبر 2009ء سے نئی قرضہ جات میں توقع سے زیادہ اضافے، کپاس کی آمد کے نمایاں طور پر بڑھنے⁴ حالیہ مہینوں میں بجلی کی فراہمی میں بہتری، آخر نومبر 2009ء پر روپے کی پیرٹی کے معکوس رجحان، کچھ صنعتوں (ریفرنسری اور کھاد) کی استعداد میں توسیع اور بڑے برآمدی آرڈرز، معیشت میں ایشیا سازی کی سرگرمیوں میں بحالی کا پیش خیمہ ہیں۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا اکتوبر کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار میں مناسب بحالی دیکھی گئی جو کہ مالی سال 2010ء کے بقیہ مہینوں میں پائیدار نظر آتی ہے۔

2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2010ء میں خریف فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کے مقابلے میں کمزور رہے گی (دیکھئے جدول 2.2)۔ اس کی بنیادی وجہ بوائی کے وقت پانی کی قلت ہے اور زیادہ اہم بات کاشتکاروں کو گزشتہ خریف فصلوں کے مقابلے میں کچھ فصلوں پر ملنے والی رقم پر مایوسی ہے جو چاول اور گنے کی کاشت کے رقبوں میں کمی سے ظاہر ہے۔ مؤخر الذکر کی نشاندہی چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس مالی سال 2010ء خریف موسم کے دوران مناسب نرخ کے باعث کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2009ء کپاس کی قیمتوں میں اضافے کا لگاتار چوتھا برس تھا۔

ابتدائی اندازے کے مطابق گزشتہ سال کے مقابلے میں کپاس کی پیداوار میں نمایاں اضافہ نظر نہیں آ رہا اور قدر اضافی کا بڑھنا چاول اور گنے کی

⁴ 15 دسمبر 2009ء تک جنگل فیکٹریوں میں لائی جانے والی کپاس میں 24.2 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔

جدول 2.2: اہم فصلوں کی کارکردگی						
زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)						
فصلیں	میں 08ء	میں 09ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 10ء	میں 10ء میں 09ء کے مقابلے میں فیصد تبدیلی
کپاس	3,055	3,220	2,850	3,200	3,020	6.0
گنا	1,241	1,040	1,029	1,106	952	-7.5
چاول	2,516	2,594	2,963	2,526	2,854	-3.7
گندم	8,550	8,610	9,045	9,045	-	-
چنا	1,107	1,012	1,092	1,022	-	-
مکئی	1,037	1,001	1,062	1,039	971	-8.6
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 کانٹوں میں، فی کانٹہ 170.09 کلوگرام)						
کپاس	11,655	14,110	12,060	13,360	12,100*	0.3
گنا	63,920	56,516	50,045	56,527	48,622	-2.8
چاول	5,561	5,721	6,954	5,949	6,377	-8.3
گندم	20,959	25,000	24,032	25,000	-	-
چنا	475	652	760	750	-	-
مکئی	3,109	3,279	2,891	3,414	-	-
یافت (کلوگرام فی ہیکٹر)						
کپاس	649	750	720	710	710	-1.4
گنا	51,507	54,342	48,635	51,109	51,074	5.1
چاول	2,210	2,205	2,347	2,355	2,234	-4.8
گندم	2,451	2,904	2,657	-	-	-
چنا	429	644	696	-	-	-
مکئی	2,998	3,276	2,722	3,410	-	-9.2
ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: تخمینہ * 710 کلوگرام یافت فی ہیکٹر کے امکانات کی پیش گوئی ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی						

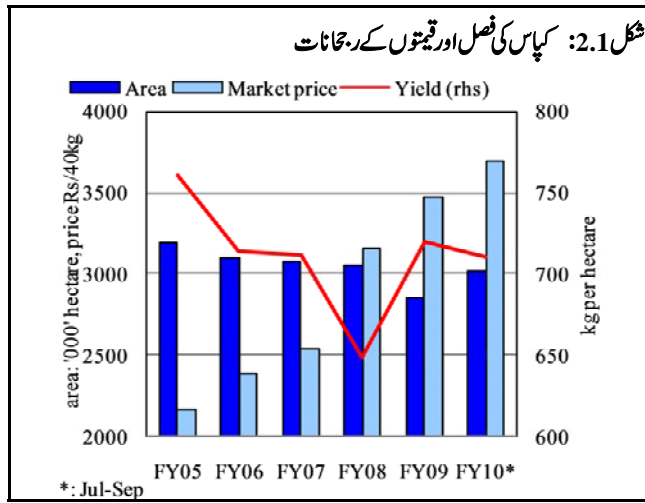
پیداوار میں کمی کے اثر سے زائل ہو سکتا ہے۔ خریف کی فصل کی خراب پیداوار کی ابتدائی علامات اور غیر فارم زرعی قرضوں کی کمی کے باعث گلہ بانی کی غیر یقینی صورتحال سے رواں مالی سال میں زرعی شعبے کی کارکردگی مجموعی طور پر کمزور رہنے کا خطرہ ہے۔

زرعی پیداوار میں تغیر معیشت کی مجموعی کارکردگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اور ایسا طریقہ کار وضع کرنے کی ضرورت ہے جس سے فصلوں کے شعبے کی پیداوار کو ہموار بنانے میں مدد ملے۔ اس سلسلے میں ایک قدم اجناسی مستقبل منڈی کا قیام ہو سکتا ہے جس سے فصل کے نرخ کے انتظام کے حوالے سے معلومات دی جاسکتی ہیں۔ اس تناظر میں مستقبل کی منڈی کو مناسب انداز سے چلانے کے لیے ایک مؤثر قانونی اور ضوابطی ڈھانچہ تشکیل دینا لازمی ہے جس میں فصل کا بیہ بھی شامل ہو۔

2.1.2 خریف کی فصلیں

کپاس

مالی سال 10ء میں خریف فصلوں میں شامل کپاس واحد اہم فصل ہے جس کے کاشت کے رقبے میں اضافہ دیکھا گیا۔ زیر کاشت رقبے میں اضافے کے باوجود کپاس کی پیداوار گزشتہ سال کی طرح 12.1 ملین گانٹھیں رہنے کا امکان ہے جبکہ مطلوبہ ہدف 13.4 ملین گانٹھیں ہے۔ مالی



سال 10ء میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں 6.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 6.7 فیصد کی دیکھی گئی تھی (دیکھئے شکل 2.1)۔ ابتدائی تخمینے کے مطابق کپاس کی پیداوار میں کمی پنجاب میں ہے کیونکہ سندھ میں ہدف سے زیادہ کٹائی ہوئی ہے۔

نمو کے اہم مرحلوں اگست اور ستمبر 2009ء میں فصل کو منفی نمو کا سامنا رہا یعنی (الف) زیادہ درجہ حرارت، جس کے نتیجے میں بھاری مقدار میں پھل جھڑ گئے (ب)

کیڑوں کے حملے اور (ج) کسانوں کو میسی ٹس تھورن جینس (BT) کپاس کے بارے میں معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کھاد کا ضرورت سے زیادہ استعمال کیا گیا جس سے پودے کا قد کافی بڑھ گیا اور بہت سے حشرات اس جانب راغب ہونے لگے۔

معمول کے موسم (مئی تا جون) میں بوئی جانے والی کپاس بہت زیادہ درجہ حرارت (45 درجے سینٹی گریڈ جبکہ گزشتہ سال 41 درجے سینٹی گریڈ تھا) کے دباؤ میں آگئی جس کی وجہ سے پھول اور روئی کی پھنیاں بننے میں مشکلات پیش آئیں۔ مزید برآں موسم سرما کی تاخیر سے آمد کے سبب فصل کو نقصان پہنچا جو نمو کے آخری مرحلے میں تھی اور زیر کاشت رقبے میں اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جنگ کے لیے یکم دسمبر 2009ء تک لائی جانے والی کپاس گزشتہ سال کے مقابلے میں 25.1 فیصد زائد تھی۔ اس کا سبب شدید گرمی تھی جس کی بنا پر کاشتکاروں نے کپاس قبل از وقت چن لی۔ اس کے علاوہ کاشتکاروں کو نومبر میں گندم کی بوائی کرنی تھی تاکہ یافت میں اضافہ ہو سکے اور گندم کی بلند اور کھاد کی کم اور مستحکم قیمتوں کا فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ کے لیے فوری لائی جانے والی کپاس وسط دسمبر 2009ء کے بعد سے برقرار نہ رہنے کا امکان ہے۔

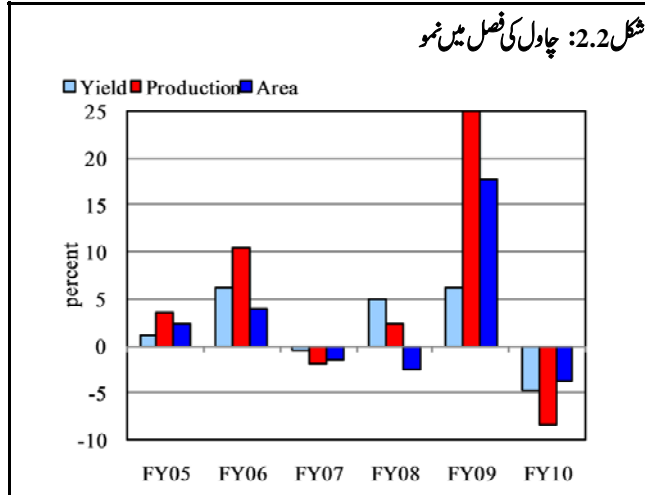
تخمینے کے مطابق کپاس کی سالانہ پیداوار پست رہنے کا امکان ہے تاہم مقامی منڈیوں میں مضبوط طلب کے باعث دسمبر 2009ء کے اوائل تک

کپاس کی مقامی قیمتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ کپاس کی ملکی پیداوار ملکی صرف کے لحاظ سے بدستور کم ہے اور ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کپاس درآمد کی جاتی ہے۔ کپاس کی ملکی قیمتوں میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) برآمدات کی بحالی کے باعث ملکی طلب میں اضافہ، (ب) عالمی قیمتوں کا بڑھنا اور (ج) روپے کی قدر میں کمی۔

چاول

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کی ریکارڈ فصل کے مقابلے میں رواں سال چاول کی فصل میں کمی آئی ہے تاہم یہ مالی سال 10ء کے ہدف سے زیادہ ہے۔ چاول کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے ساتھ ساتھ یافت میں بھی کمی کے باعث فصل کم ہوئی ہے۔ عالمی نرخوں میں کمی اور کاشتکاروں کو حاصل ہونے والی قیمتوں میں مایوسی کے سبب چاول کے زیر کاشت رقبے میں کمی آئی۔ کاشتکار مطالبہ کر رہے تھے کہ حکومت قیمتوں میں استحکام لانے کے لیے چاول کی تجارت میں سرگرم انداز میں مداخلت کرے تاہم حکومت کی جانب سے عارضی اقدامات خاصی مالیاتی لاگت اور یافت میں کمی پر منتج ہوئے۔ اس لیے زرعی اجناس کی قیمتوں کے لیے منڈی کی ساخت میں بہتری لانا ناگزیر ہے۔

چاول کی یافت میں کمی کی بنیادی وجہ ہوائی کے وقت بعض اضلاع میں آب پاشی کی کمی ہے۔ خاص طور پر ملتان اور سرگودھا میں خشک موسم کی وجہ سے فصل مزید متاثر ہوئی۔ پنجاب میں لیف بورر کی وجہ سے بھی فصلوں کو نقصان پہنچا جس کے نتیجے میں مجموعی یافت میں کمی آئی (دیکھئے

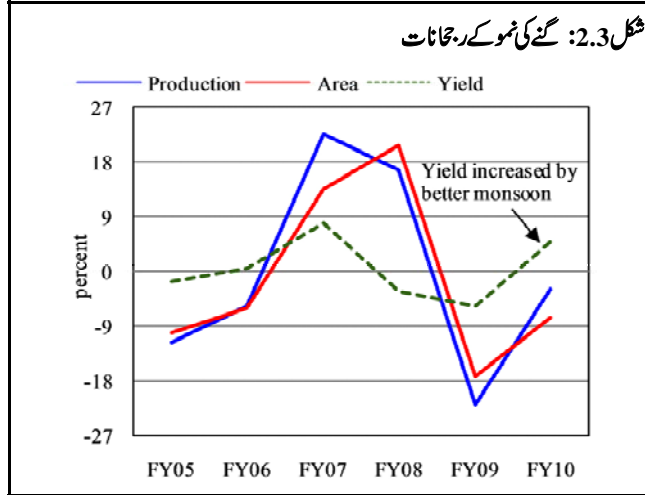


شکل 2.2)۔ مزید برآں مالی سال 10ء میں غیر معیاری بیجوں کی فراہمی کے باعث یافت میں 113 کلوگرام فی ہیکٹر کا نقصان ہوا۔

یہ بات اہم ہے کہ بھارت اور فلپائن میں اضافی طلب کے باعث چاول کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ امکان ہے کہ بھارت جو بڑا برآمد کنندہ ہے، غیر باسستی چاول کا خالص درآمد کنندہ بن جائے گا۔ یہ امکان بھی ہے کہ بھارت میں غیر باسستی چاول کی قیمتوں میں اضافے کی

وجہ سے لوگوں نے باسستی چاول استعمال کرنا شروع کر دیا ہو۔ اس سے بھی عالمی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے کیونکہ بھارت کے پاس برآمد کرنے کے لیے اضافی چاول کم ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والے مہینوں میں کاشتکار اور تاجر چاول کی اچھی قیمت حاصل کر سکیں گے۔ تاہم ذخیرے کی مناسب سہولتیں نہ ہونے کے باعث یہ آسان نہیں ہوگا اور کاشتکار ضیاع سے بچنے کے لیے اپنی پیداوار فروخت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ خشک ذخیرہ کاری میں مالکاری کی سہولت اور چھوٹی سرمایہ کاری کاشتکاروں کو راغب کرنے پر گہرا اثر ڈال سکتی ہے۔

گنا



مالی سال 08ء میں 63.9 ملین ٹن کی ریکارڈ فصل کے بعد مالی سال 10ء میں گنے کی پیداوار مسلسل دوسرے سال کم رہی (دیکھئے شکل 2.3)۔ کاشتکاروں نے شکر کی ملوں کے ساتھ مارکیٹنگ مسائل کے مسلسل غیر اطمینان بخش حل کے باعث گنے کا زیر کاشت رقبہ کم کر دیا۔ مالی سال 08ء میں گنے کی بمپر فصل سے باقی بچنے والے ذخیرے کی مقدار 1.1 ملین ٹن تھی جو بہت زیادہ تھی اسی لیے مالی سال 09ء کے دوران شکر کی ملوں نے گنے کی جارحانہ خرید اور اس کی فوری چکنائی میں

ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جس کے باعث کاشتکاروں نے مالی سال 10ء میں گنے کی کاشت روک دی۔ یہ صورتحال نہایت مایوس کن ہے کیونکہ شکر کی موجودہ عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے اور ملک کو مقامی طلب پوری کرنے کے لیے اسے درآمد کرنا پڑے گا۔ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں شکر کی مقامی قیمت کو عالمی قیمت سے کم رکھنے میں بھی کاشتکاروں کو نقصان کا سامنا ہوگا۔ اس بات کا امکان ہے کہ مل مالکان کاشتکاروں کو ان کی توقع سے کم قیمتوں کی پیشکش کریں گے چونکہ مل مالکان بلند لاگت کے اثرات کی منتقلی میں ضوابطی مشکلات کے پیش نظر خام مال کی لاگت کم سے کم رکھنا چاہیں گے۔ اس صورتحال میں آئندہ برسوں میں گنے کی فصل کا مستقبل مزید تاریک ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ بھارت میں قیمت کے تعین کے مسئلے پر 2010ء میں گنے کی پیداوار میں بہت زیادہ اضافے کا امکان نہیں ہے اور چونکہ بھارت شکر کا ایک اہم صارف ہے اس لیے 2010ء میں شکر کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

اگرچہ سندھ کے کچھ علاقوں میں معمول کے مون سون سے زیادہ بارشیں ہونے کے باعث گنے کی کاشت میں اضافے کی توقع ہے تاہم فصل کو کئی مسائل کا سامنا ہے: (الف) پانی کی قلت کے باعث موسم سرما میں گنے کی کاشت کے بدلے گندم کاشت کرنا، (ب) بجلی نہ ہونا اور اس کے ساتھ ساتھ (ج) بجلی ٹیرف اور خام مال کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کے پست حوصلے اور خاص طور پر پنجاب جہاں گنے کی کاشت کے رقبے میں اضافے کی ضرورت ہے۔ ایشیا کی عالمی قیمتوں میں پائی جانے والی غیر یقینی اور 08ء میں ترقی پذیر ممالک پر ایشیا کی قیمتوں کے دھچکوں کے پیش نظر طویل مدتی اور پائیدار پالیسی کی ضرورت ہے تاکہ گنا گانے والے اور کسانوں کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

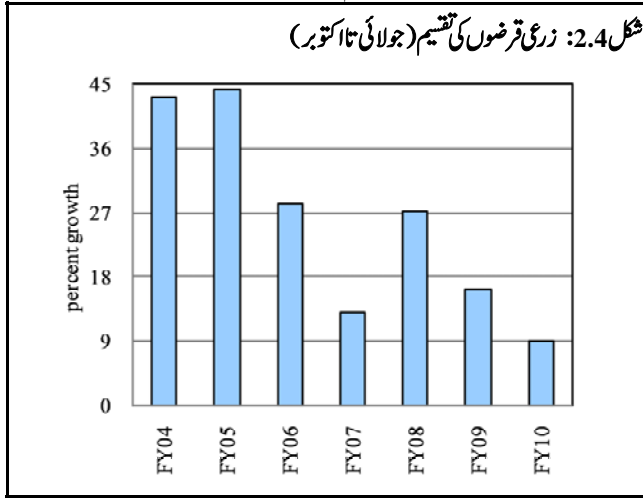
دیگر فصلیں

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں خریف کی دیگر اہم فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کے مقابلے میں بھی حوصلہ افزا نہیں ہے۔ تاہم چھوٹی فصلوں خصوصاً جلد خراب ہونے والی ایشیا کے لیے منڈی کی قیمتوں میں قدرے استحکام ہے اور ان ایشیا کی فراہمی میں بہتری کی عکاسی

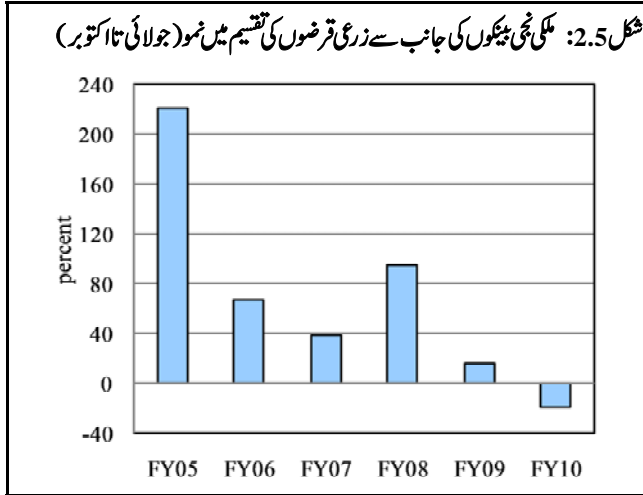
ہوتی ہے (تفصیلات کے لیے باب 3 قیمتیں دیکھئے)۔ چھوٹی فصلیں زرمبادلہ کمانے، فارم آمدنی بڑھانے کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان شعبوں میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے: (الف) ان اشیاء کی منڈی تک رسائی کے لیے مواصلات کا مناسب انتظام، (ب) غذا کی پروسیسنگ اور پیکنگ کے لیے چھوٹے یونٹوں کا قیام اور (ج) خشک اور سرد ذخیرہ خانوں کی سہولت۔ ابتدائی مرحلے میں مشرق وسطیٰ کی منڈیوں تک رسائی پاکستان کے لیے فائدہ مند ہے۔

2.1.3 زرعی قرضہ جات کی کارکردگی

جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کی نمونہ ہو کر 9.1 فیصد ہو گئی جبکہ م س 09ء میں 16.2 فیصد نمونہ ہوئی تھی جو گذشتہ سات



برسوں میں اسی عرصے کے دوران سب سے کم سطح ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔ طلب اور رسد دونوں عوامل کے باعث زرعی قرضوں میں کمی ہوئی ہے۔ ادارہ جاتی قرضوں کی کمی کی وجوہات یہ ہیں: (الف) گذشتہ موسم میں تین اہم فصلوں کی ریکارڈ پیداوار سے فارم آمدنی میں اضافہ اور (ب) م س 2010ء کے خریف میں تین اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی۔ سمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکاروں نے خام مال کی خریداری اپنے وسائل سے کرنے کو ترجیح دی۔



فراہمی کے لحاظ سے کمرشل بینک خاص طور پر چھوٹے بینکوں نے غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھنے اور سیالیت میں کمی کے باعث خطرہ مول لینے سے گریز کیا۔ اس کا ثبوت مقامی نجی بینکوں کی طرف سے زرعی قرضوں میں کمی سے ملتا ہے اور جب سے یہ بینک زرعی قرضہ جات کی منڈی میں شامل ہوئے ہیں اس وقت سے یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ (دیکھئے

شکل 2.5 اور جدول 2.3)۔ مزید برآں

کمرشل بینکوں سے حکومت کی مالکاری ضروریات میں اضافے کے باعث حکومتی و شیعہ جات کی خریداری میں بینکوں کی دلچسپی کم ہو گئی ہے۔

جدول 2.3: زرعی قرضے کے رجحانات (جولائی تا اکتوبر)												
ارب روپے، فیصد میں تبدیلی												
تقسیم			داخلی			خالص قرضے			واجب الادا			
میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی	
38.2	44.6	47.6	6.6	33.6	44.0	47.1	7.1	0.6	0.5	85.4	81.1	کمرشل بینک
26.8	31.5	36.9	17.4	24.7	30.9	35.9	16.0	0.6	1.1	58.6	56.3	پانچ بڑے کمرشل بینک
11.4	13.2	10.6	-19.2	8.9	13.1	11.3	-14.1	0.1	-0.6	26.8	24.8	ملکی نجی بینک
11.3	13.0	15.3	17.8	8.7	10.8	10.9	1.0	2.2	4.4	87.8	98.8	خصوصی بینک
10	12.1	14.6	20.7	7.7	9.6	10.0	4.1	2.5	4.6	78.0	89.4	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
1.3	0.9	0.7	-21.3	1.0	1.2	0.9	-23.2	-0.3	-0.2	9.8	9.4	پنجاب پرائونٹل کمرشل بینک
49.5	57.6	62.8	9.1	42.3	54.8	58.0	5.9	2.8	4.8	173.2	179.9	مجموعی

مقصد کے لحاظ سے زرعی قرضے

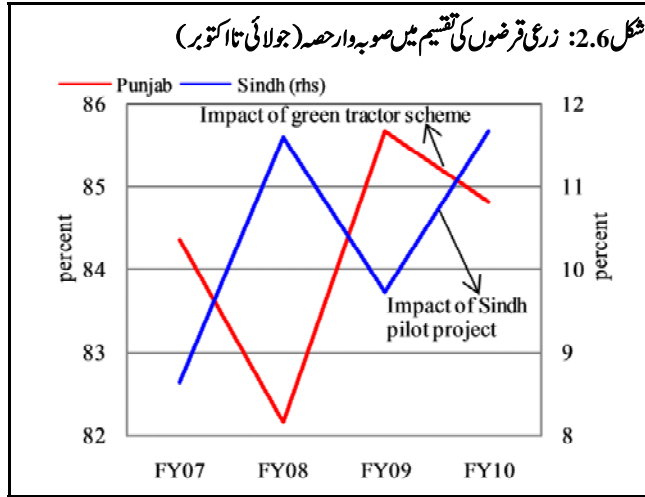
ترقیاتی مقاصد کے لیے کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے جانے والے زرعی قرضوں میں تیزی سے کمی آئی ہے جس اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ ادارے زرعی قرضوں کے معاملے میں محتاط ہو گئے ہیں (دیکھئے جدول 2.4) کیونکہ ترقیاتی قرضے وسط تا طویل مدت میں چکتائے جاتے ہیں جبکہ پیداواری قرضوں کا چکر قلیل مدتی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پیداواری اور ترقیاتی مقاصد دونوں

جدول 2.4: زرعی قرضہ بلحاظ ادارہ						
ارب روپے						
پیداواری قرضے			ترقیاتی قرضے			
میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی فیصد	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی فیصد	
27.8	35.9	29.2	3.6	1.0	-72.9	پانچ بڑے کمرشل بینک
11.8	10.2	-14.0	1.4	0.5	-64.6	ملکی نجی بینک
39.6	46.1	16.3	5.0	1.5	-70.7	ذیلی مجموعہ
8.8	9.8	11.3	3.2	4.7	46.0	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
0.8	0.6	-18.2	0.1	0.1	-46.9	پنجاب پرائونٹل کمرشل بینک
9.6	10.5	8.9	3.3	4.8	43.3	ذیلی مجموعہ
49.3	56.6	14.9	8.3	6.3	-25.0	کل

کے لیے دیے جانے والے قرضوں میں کمی سے مقامی نجی بینکوں کی احتیاط کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ یہ بینک زرعی منڈی میں سیالیت کی قلت سے زیادہ متاثر ہوئے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال زرعی قرضوں کی بلند نمو پنجاب میں گرین ٹریکٹر اسکیم متعارف کروانے کی وجہ سے تھی جس سے مالی سال 09ء میں کل زرعی قرضوں میں صوبہ پنجاب کے حصے میں بھی اضافہ ہوا تھا۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک کی جانب سے سندھ کے سات اضلاع کے لیے سندھ پائلٹ پروجیکٹ⁵ کے آغاز سے مثبت اثرات رونما ہوئے جو مالی سال 10ء کے دوران کل زرعی قرضوں میں صوبہ سندھ کے بڑھتے ہوئے

⁵ اس اقدام کے تحت زرعی قرضوں کی تقسیم میں بینکوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ونڈو آپریشن کا انتظام کیا جائے اور سندھ کے 17 اضلاع میں ان بینکوں کی قائم شاخوں میں زرعی قرضہ جاتی افر تعینات کریں تاکہ واجب الادا زرعی قرضوں کے جزدان اور قرض گہروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک اس منصوبے کے ہدف کے حصول اور اس پر عمل درآمد کے لیے سخت نگرانی کرے گا۔



حصے سے واضح ہے (دیکھئے شکل 2.6)۔ دوسرے مرحلے میں اس پائلٹ پروجیکٹ کو پورے ملک تک وسیع کرنے کا پروگرام ہے اور ساتھ ہی تمام صوبوں کے لیے بے نظیر ٹریکٹر اسکیم کے نفاذ سے رواں مالی سال کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں اضافے کی توقع ہے۔

شعبہ جاتی قرضوں کی تقسیم
زرعی قرضوں میں سست روی کی سب سے اہم وجہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران غیر فارم شعبوں میں تقسیم کی نمویں تیزی سے کمی آنا ہے (دیکھئے جدول 2.5) جس سے مالی سال 10ء کے گلہ بانی پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ مرغابی کے شعبے میں دیے جانے والے قرضوں میں سست روی آئی ہے جبکہ گلہ بانی، ڈیری اور ماہی گیری میں تیزی سے کمی ہوئی ہے۔

جدول 2.5: ہولڈنگ کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم (جولائی تا اکتوبر)

ارب روپے

شرن مو	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
گزارہ	21.6	23.5	24.8	8.8	5.5
معاش	7.4	8.2	9.3	10.4	13.5
بالائے معاش	6.8	6.2	6.5	-8.7	5.1
قاری	35.7	37.8	40.5	5.8	7.2
غیر قاری	13.8	19.8	22.3	43.0	12.8
چھوٹے فارم	2.2	3.6	3.7	63.7	4.7
بڑے فارم	11.7	16.2	18.6	39.1	14.6
کل	49.5	57.6	62.8	16.2	9.1

اسی طرح فارم ذیلی شعبے میں زرعی قرضوں میں کمی آئی ہے جس میں جولائی تا اکتوبر مالی

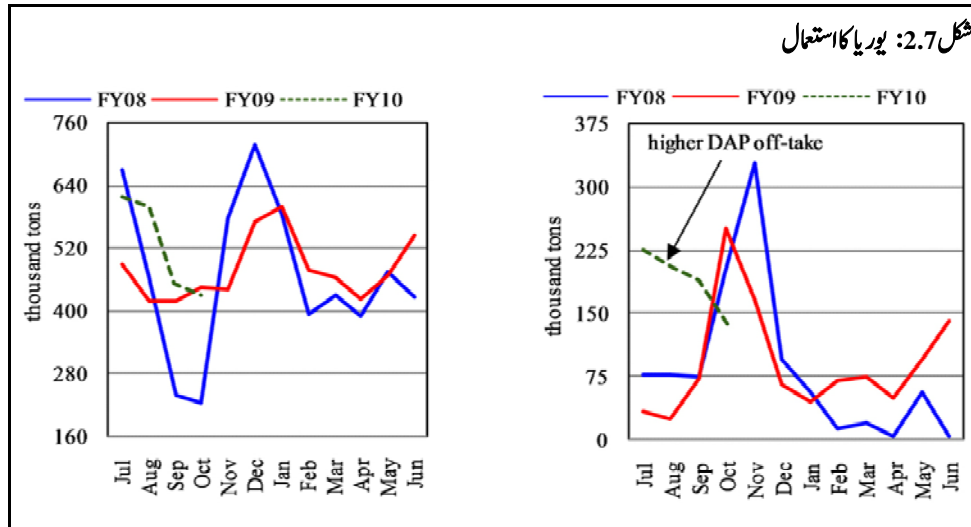
سال 10ء میں سب سے زیادہ کمی گذراوقات گروپ میں آئی ہے جبکہ معاشی اور معاشی سے اوپر گروپ میں بلند نمور پکارڈ کی گئی۔ غیر فارم شعبے میں بھی اسی طرح کارحاجان دیکھا گیا۔ اگرچہ غیر فارم ذیلی شعبے کے چھوٹے اور بڑے فارم فریقوں دونوں میں زرعی قرضوں میں کمی واقع ہوئی جس میں سے اول الذکر میں سب سے زیادہ کمی ہوئی۔ اس کمی کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: (الف) مالی سال 09ء کی زیادہ فارم آمدنی کے باعث کاشتکاروں کا اپنے وسائل کا استعمال اور ساتھ ہی (ب) کمرشل بینکوں کا چھوٹے فارم فریقوں کو قرضے دینے میں محتاط رویہ۔ تاہم مرکزی بینک کی جانب سے شرح سود میں کمی کے ذریعے زرعی پالیسی میں نرمی لانے کے اقدام، کمرشل بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں قدرے استحکام اور گندم کی فصل کے لیے کاشتکاروں کو قرضوں کی ضروریات میں اضافے کی وجہ سے امید ہے کہ نومبر 2009ء میں رینج موسم سے ادارہ جاتی زرعی قرضوں کی رفتار میں بہتری آئے گی۔

جدول 2.6: زرعی قرضوں کی نمو اور کھاد کا استعمال					
ڈی اے پی		یوریا		تقسیم	
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء
577.1	-77.8	26.3	-26.7	19.0	16.1
737.3	-68.4	42.2	-9.5	-8.7	8.8
160.5	-2.5	7.2	75.5	-4.0	38.8
-45.4	24.3	-3.8	98.1	26.5	-4.5

زرعی قرضوں کی تقسیم اور کھاد کے استعمال کا ماہانہ تجزیہ دونوں متغیرات کے درمیان براہ راست تعلق کی بھی تائید کرتا ہے (دیکھئے جدول 2.6)۔⁶ جولائی 2009ء کے دوران قرضوں کی تقسیم میں اضافے کے کھاد کے استعمال پر مثبت اثرات پڑے تھے۔ اسی طرح ستمبر 2009ء میں قرضوں کی تقسیم میں کمی کے باعث کھاد کے استعمال پر منفی اثرات پڑے۔ اس رجحان کے پیش نظر نیز گندم کی قیمتیں زیادہ اور کھاد کے نرخ کم ہونے سے کاشتکاروں کی پرامیدی کی بنا پر گندم کے لیے کھاد کی نمایاں ضروریات ہوگی اس لیے مالی سال 10ء کے رجب موسم میں زرعی قرضوں میں تیزی کا امکان ہے۔

2.1.4 کھاد کا استعمال

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے استعمال میں تیزی آئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں منفی نمو دیکھی گئی تھی۔ یوریا اور ڈی اے پی دونوں کے نرخوں میں کمی کے باعث بلند نمو ہوئی (دیکھئے شکل 2.7)۔ مالی سال 10ء کے دوران کھاد کا سب سے زیادہ استعمال



ابتدائی دو ماہ میں دیکھا گیا ہے جبکہ ستمبر 2009ء میں اس میں کمی واقع ہوئی۔ گندم کی پائیدار قیمت اور کھاد کی کم قیمتوں کے باعث رجب موسم کے دوران کھاد کے استعمال میں مزید اضافے کا امکان ہے۔ سمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گندم کی بوائی سے پہلے کھاد کی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کے خطرے کے پیش نظر کاشتکاروں کو کھاد پہلے سے خریدنے کی ترغیب ملتی ہے۔ خصوصاً گندم کے لیے ڈی اے پی کے استعمال میں تیزی سے

⁶ دیگر عناصر جیسے کھاد کے نرخ، پانی کی دستیابی اور فارم اشیاء کی قیمتوں کا زرعی قرضوں کے ساتھ کھاد کے استعمال پر اثر پڑا ہے۔

جدول 2.7: کھاد کا استعمال (جولائی تا اکتوبر)			
(جولائی تا اکتوبر)			
مالی سال 2010ء	مالی سال 2009ء	مالی سال 2008ء	
2.1	1.8	1.6	یوریا
0.8	0.4	0.5	ڈی اے پی
2.9	2.2	2.1	کل
نمو (فیصد)			
18.0	11.2		یوریا
98.2	-24.3		ڈی اے پی
32.2	2.7		کل
حصہ (فیصد)			
73.5	82.3	76.0	یوریا
26.5	17.7	24.0	ڈی اے پی

اضافہ حوصلہ افزا ہے کیونکہ یافت بڑھانے کے لیے قوت بخش غذا کا متوازن استعمال ضروری ہے (دیکھئے جدول 2.7)۔

کھاد کے زیادہ استعمال کی ایک اور وجہ منڈی کے اشارے ہو سکتے ہیں جو ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں شکر کی بلند قیمتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ چونکہ گنا کم رقبے پر کاشت کیا گیا ہے اس لیے کاشتکار زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کے لیے کھاد کے زیادہ استعمال کے ذریعے یافت میں اضافہ

کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات اہم ہے کہ کھاد کا متوازن استعمال یافت بڑھانے میں مدد کرتا ہے تاہم منڈی سے متعلق مسائل کے باعث کاشتکار اس کا مناسب استعمال نہیں کر پاتے (دیکھئے باکس 2.1)۔

باکس 2.1: فارم شعبے کو درپیش کھاد کے مسائل

فارم شعبے کو کھاد کے استعمال سے متعلق جن مسائل کا سامنا ہے وہ یہ ہیں: (الف) مناسب نرخوں میں بروقت عدم دستیابی، (ب) ملاوٹ اور (ج) کھاد کا غیر متوازن استعمال۔ فروخت کے لحاظ سے عام طور پر اہم مواقع پر کھاد غائب ہو جاتی ہے اور کاشتکار تاجروں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ اس لیے کھاد کی باقاعدہ فراہمی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ کھاد کی تاخیر سے دستیابی اور استعمال نہ صرف پیداوار کی لاگت بڑھاتی ہے بلکہ یافت میں اضافے کے لیے اہم کردار ادا نہیں کر پاتی اور اس کا نتیجہ وسائل اور قومی دولت کا غلط استعمال ہے۔ زیادہ منافع کے حصول کے لیے کھاد میں ملاوٹ عام ہے جس سے کاشتکاروں کو رقم اور یافت دونوں میں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور ان کا اعتماد متزلزل ہوتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ کھاد میں ملاوٹ کرنے والے افراد کے خلاف سخت قانون لاگو کیا جائے۔ محققین ریسرچرز انڈیا کا کہنا ہے کہ یافت میں اضافے کے لیے کھاد کا متوازن استعمال کیا جائے اور اس کے لیے متعلقہ فریقوں کو چاہیے کہ اس بارے میں کسانوں کو تعلیم دیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں کو یافت بڑھانے کے لیے کھاد کے متوازن استعمال کے بارے میں معلومات دینی چاہئیں۔ کھاد کے استعمال میں توازن سے پودوں کو لاحق کئی بیماریاں کم ہو جاتی ہیں جس سے یافت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کھاد ایک مہنگا اور قیمتی خام مال ہے جسے دانشمندی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

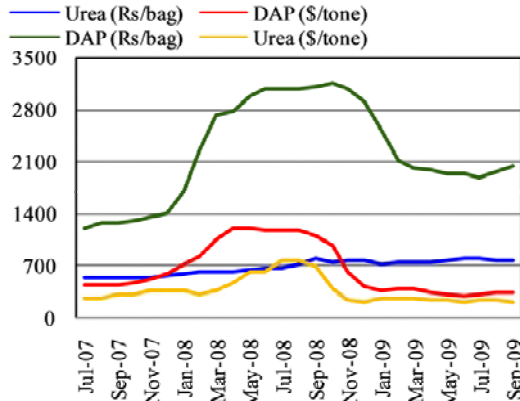
کھاد کی قیمتیں

مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی سے کھاد کی ملکی قیمتیں کم ہونا شروع ہو گئی تھی لیکن قیمتوں میں تیزی سے کمی کے باعث کاشتکاروں نے اس کی خریداری روک دی۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ ہوا تاہم یہ مستحکم ہیں (دیکھئے شکل 2.8)۔

کھاد کی عالمی قیمتیں ملکی قیمتوں کے مقابلے میں تیزی سے کم ہوئیں۔ یہ فرق روپے کی قدر میں کمی کے باعث ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ توانائی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے رجحان کے باعث کھاد کی عالمی قیمتوں کی صورتحال بدستور غیر یقینی ہے۔

شکل 2.8: کھاد کی قیمتیں

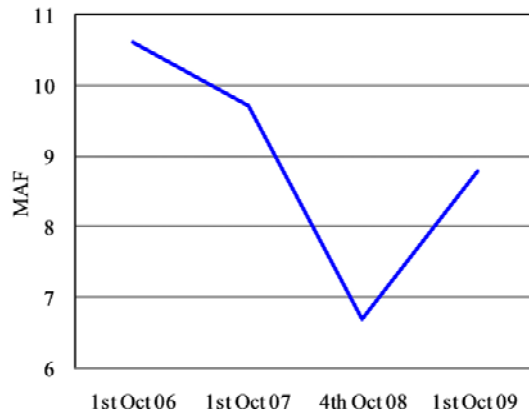


مزید برآں مقامی پوٹیلٹی قیمتوں میں مطابقت سے ملکی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ کھاد کی قیمتوں میں زیادہ تغیر پذیری سے اس کے استعمال میں کمی آ سکتی ہے۔

2.1.5 پانی کی دستیابی

مالی سال 10ء کے رنج موسم (اکتوبر تا مارچ) کے آغاز میں پانی کی دستیابی گذشتہ 3 برسوں کی نسبت بہتر ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔ ارسا کی پیش گوئی کے مطابق مالی سال 10ء رنج موسم میں 23.9 ملین ایکڑ فٹ پانی دستیاب ہوگا جو کہ گذشتہ رنج موسم کے مقابلے میں 6.9 فیصد زائد ہے۔ ارسا کے تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رواں رنج موسم میں 31.0 فیصد پانی کی کمی واقع ہوگی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 39.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔

شکل 2.9: رنج کے آغاز پر ذخیرہ کاری



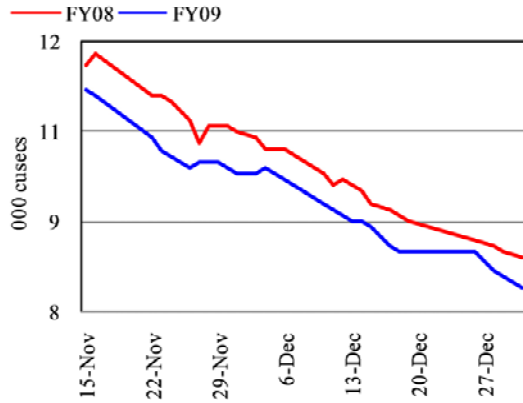
گذشتہ سال رنج کے آغاز پر مجموعی ذخیرہ کاری کے باعث صورتحال میں معمولی بہتری ہوئی ہے جو 7.3 ملین ایکڑ فٹ تھی جبکہ یکم اکتوبر 09ء میں 8.8 ملین ایکڑ فٹ تھی۔ مون

سون کی بارشیں تاخیر سے ہونے کی وجہ سے ذخیرہ آب کی سطح بڑھ گئی۔ یہ بات اہم ہے کہ موسم سرما کے آنے سے پانی کی صورتحال بگڑ جائے گی۔

گنے اور کپاس کی فصلوں کے بعد جب آب پاشی کا علاقہ گندم کی کاشت کے لیے تیار ہے تو پانی کی صورتحال منفی رہنے کا امکان ہے۔ نومبر کے مہینے میں گلشیر پگھلنے سے دریائے سندھ کے طاس سے پانی کا اخراج 12000 کیوسک سے زائد نہیں ہوگا اور درجہ حرارت گرنے سے دسمبر 2009ء میں کم ہو کر 8000 کیوسک رہ جائے گا (دیکھئے شکل 2.10)۔ موسم سرما کی بارشیں پنجاب کے اہم علاقوں میں گندم کی کاشت کے لیے فیصلہ کن عنصر ہیں۔

مون سون کی تاخیر کا مثبت اثر کوٹری میں دیکھا گیا جہاں دریا کے بہاؤ کا اخراج دریائے سندھ کے ڈیلٹا علاقے میں مینگر ووز کی نمو کے لیے بہت

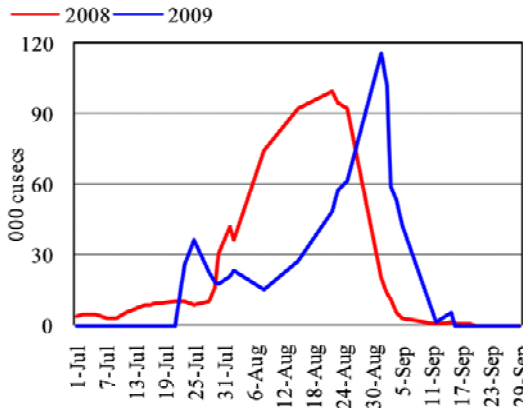
شکل 2.10: گلیشیر کا پگھلنا



اہم ہے (دیکھئے شکل 2.11)۔ ستمبر 2009ء کے اختتام تک بہاؤ کا اخراج مسلسل رہا جبکہ گزشتہ سال یہ وسط ستمبر تک تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ نہری نظام کے آخری سرے تک پانی دستیاب رہا۔

تاہم اس سے یہ بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام میں پانی کا بہاؤ استعمال میں نہیں آتا اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے ذخیرہ ہائے آب تعمیر کیے جائیں اور اس کے ساتھ نہری نظام میں بہتری لائی جائے۔ مزید یہ کہ زمین کی بہتر ہمواری کے ذریعے پانی کا عمدہ انتظام اور مؤثر استعمال یافت کو بڑھانے اور مستقبل کی دشواریوں کا سامنا کرنے کے لیے ضروری ہے۔

شکل 2.11: کوٹری سے اخراج



2.1.6 مستقبل کے امکانات

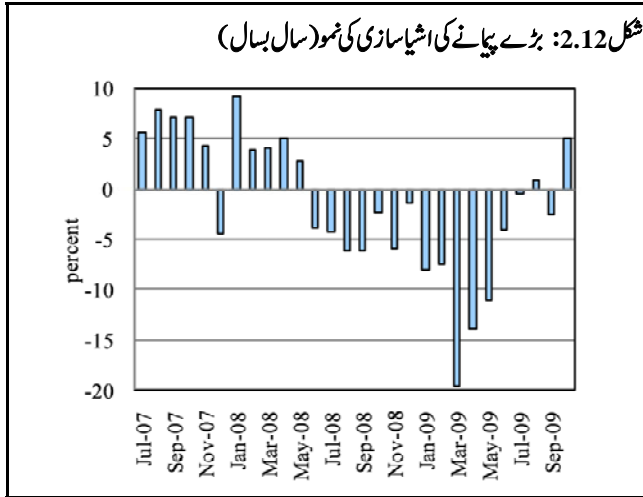
مالی سال 10ء میں زرعی شعبے کی نمو گزشتہ مالی سال 09ء کے مقابلے میں مایوس کن اور کم رہنے کا امکان ہے۔ نومبر کے اختتام تک

گندم کی بھرپور بوائی حوصلہ افزا ہے کیونکہ گندم کی شاندار فصل سے زرعی نمو میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ گندم کی شاندار فصل کے امکان کی وجوہات یہ ہیں: (الف) مالی سال 10ء میں رینج میں پانی کی دستیاب صورتحال میں تھوڑی بہتری (ب) کھاد کی نسبتاً کم اور مستحکم قیمت کے ساتھ ساتھ (ج) گندم کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود گندم کی پائیدار مقامی قیمت۔ چھوٹی فصلوں میں بہتری سے گندم کو بھی مدد مل سکتی ہے۔ تاہم مالی سال 10ء خریف فصلوں کی کمزور کارکردگی اور گلہ بانی میں توقع کے مطابق کم نمو (جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران ذیلی شعبے میں قرضوں کی کمی کی وجہ سے) کے باعث اچھی رینج فصل کا زیادہ تر منافع زائل ہو سکتا ہے۔

2.2 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

تیرہ مہینے لگاتار کمی کے بعد جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے ذیلی گروپ میں کچھ بحالی ہوئی ہے۔ اکتوبر 09ء

میں 18 ماہ کی بلند ترین سال بسال نمو جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو کو 0.7 فیصد تک لے گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے تقریباً نصف ذیلی گروپوں میں گزشتہ سال کی



نسبت بہتری آئی ہے جس میں زیادہ تر صنعتیں صارفین اور ثانوی اشیا تیار کرتی ہیں۔ تاہم پیداوار کا ماہانہ رجحان غیر مستحکم نظر آتا ہے (دیکھئے شکل 2.12)۔ گزشتہ مالی سال جولائی اور ستمبر کے مقابلے میں رواں مالی سال کے اسی عرصے کے دوران پیداوار میں کمی آئی ہے جبکہ اگست اور اکتوبر میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں جولائی تا ستمبر مالی سال 10ء کے دوران بحالی خاصی کمزور رہی کیونکہ پٹرولیم اور دھات کے ذیلی گروپوں میں پیداوار میں بڑی کمی واقع ہوئی جس سے دیگر

کئی صنعتوں کی پیداوار میں کٹاؤ آئے گا۔ اکتوبر میں جنگ کی سرگرمیوں کے باعث سال بسال نمو میں استحکام نظر آیا اور سینٹ اور گاڑیوں کی صنعتوں میں بہتری آئی ہے۔ جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران مجموعی بنیادوں پر ٹیکسٹائل، چمڑے، گاڑیوں اور ربڑ جیسے چند شعبوں میں خالص بہتری ریکارڈ کی گئی۔ اس کے برعکس پٹرولیم، دھاتوں اور سرمایہ اشیا جیسی اہم صنعتوں کی پیداوار میں کمی ہوئی ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سینٹ کی صنعت میں شاندار نمو ہوئی جس کا سبب بلند ملکی طلب کے ساتھ برآمدات کی بھی زیادہ طلب ہے۔ مالی سال 10ء کے آغاز سے سینٹ کی مقامی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی جس کی وجہ مالی سال 10ء کے بجٹ میں سینٹ پروفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں کمی ہے جو بلا ہر سینٹ کی قیمتوں میں اضافے کا اہم عنصر ہے۔⁷ مزید برآں مکانات و تعمیرات کے بجٹ میں زیادہ رقم مختص کرنے اور ساتھ ہی دیگر عمارتی سامان کی قیمتوں میں کمی کے باعث سینٹ کی مقامی طلب میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سینٹ کی برآمدات میں سست روی کا شکار رہی۔⁸ برآمدات میں سست روی وسیع بنیاد اور توقع کے مطابق تھی خصوصاً علاقائی معیشتوں میں نئی استعداد آگئی۔ سینٹ کی برآمدات میں سست روی متوقع تھی کیونکہ بھارت پہلے ہی جنوری 2009ء میں پاکستان سے درآمد کیے گئے سینٹ پر 20 فیصد ڈیوٹی لگا چکا تھا۔ اس کے علاوہ عالمی کساد بازاری دہائی کے تعمیراتی شعبے میں بھی داخل ہو رہی ہے اور خلیج کی طرف سے سینٹ کی طلب میں شدید کمی دیکھی گئی۔ باوجود اس کہ سینٹ کی مقامی طلب بدستور مضبوط رہی کیونکہ کئی نئے رہائشی منصوبے تعمیر کیے جانے ہیں جو کہ زیادہ تر نجی شعبے کے ہیں جبکہ حکومت بھی بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے آغاز میں دلچسپی لے رہی ہے۔

⁷ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں سینٹ کی مقامی ترسیل میں 12.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران میں اس میں 14.2 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

⁸ آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سینٹ کی برآمدات میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 72.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول 2.8: اشیا سازی کی اہم مصنوعات کی پیداوار اور تجارت (جولائی تا اکتوبر)											
قابل برآمد فاضل پیدا کرنے والی صنعتوں کی نمو						درآمدات سے مسابقت کرنے والی صنعتوں کی نمو					
فیصد میں	پیداوار	برآمدات				پیداوار	برآمدات				درآمدات
وزن	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	وزن	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	وزن	میں 09ء
ٹیکسٹائل	24.5	-0.44	-0.66								
سوتلی دھاگہ	13.1	-0.42	-2.22	-15.2	42.6						
سوتلی کپڑے	3.4	-0.67	-0.70	23.6	-39.8						
دھتی ہوئی کپاس		1.42	12.95	277.5	68.0						
چمچا	3.0	1.5	22.4								
بالائی چمچا	1.5	0.6	12.3								
جوتے کے تلوے کا چمچا		-15.8	103.1								
جوتے	0.7	24.0	-1.2	4.4	2.0						
ادویات	6.7	0.0	0.9	5.3	-18.3						
پلاٹیکو	0.0	45.7	-28.2								
غیر دھاتی	5.6	1.8	18.4								
سینٹ	5.5	1.6	18.7	62.8	-31.9						
کیمیکلز	6.4	-0.6	1.0								
فیمینرنگ	0.6	9.1	-14.6								

^{1,2} ڈالر کی درآمدی قدر میں تبدیلی ہوئی ہے جبکہ قدرتی تبدیلی دستیاب نہیں ہے۔

³ پام آئل کی درآمدات۔

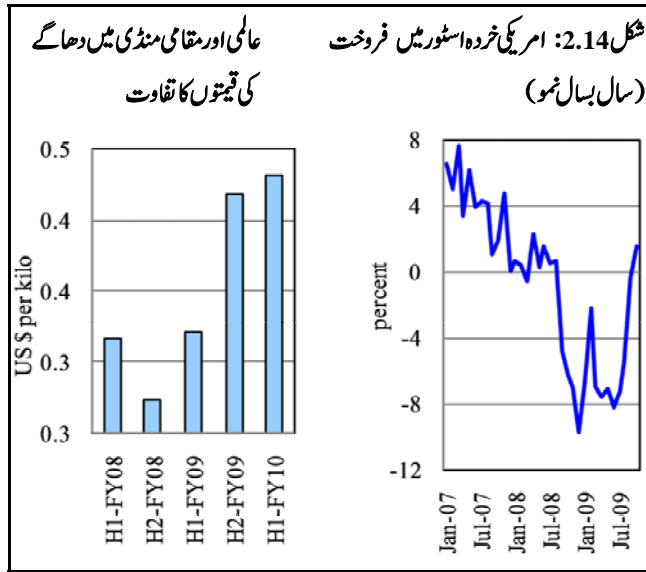
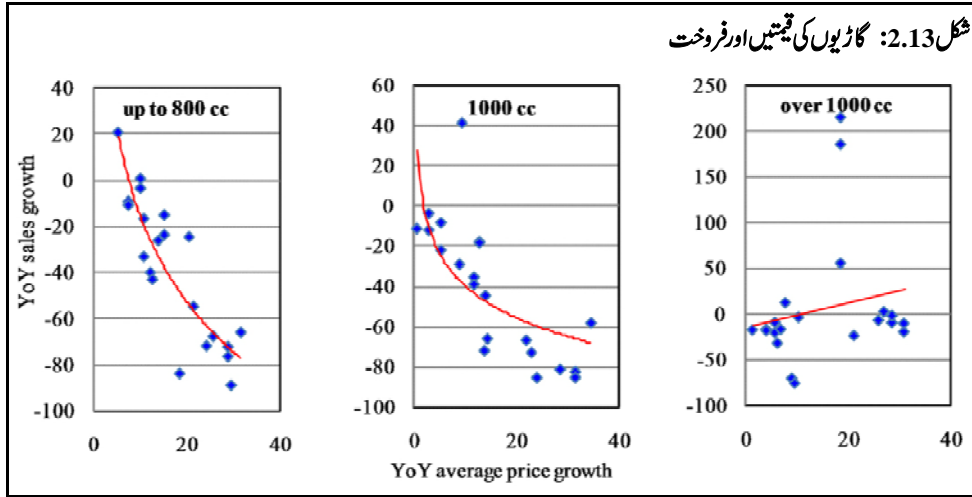
⁴ تمام پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے اعداد و شمار اسی کی ویب سائٹ سے لیے گئے ہیں۔

⁵ صرف لوہا اور اسٹیل کی درآمدات شامل ہیں۔

بینک مالکاری کی غیر موجودگی کے باوجود پائیدار صارفی صنعتوں میں بھی کسی قدر بحالی ہوئی ہے۔ مالی سال 09ء میں زیادہ تر الیکٹرانک اشیا کی قیمتوں میں اضافے اور بار بار بجلی کے قفل کے باعث پائیدار صارفی اشیا کی طلب میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ مزید یہ کہ بلند لاگت اور بینک مالکاری کی کم دستیابی کے باعث گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی صنعتوں میں پیداواری سرگرمیاں مزید کم ہو گئیں۔ تاہم جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء خاص طور پر گاڑیوں کے شعبے میں بلند پیداوار ریکارڈ کی گئی کیونکہ کاروں اور موٹر سائیکلوں کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے طلب میں اضافہ اور زرعی آمدنی زیادہ ہوئی (دیکھئے شکل 2.13)۔⁹ خصوصاً حکومت نے 2009-10ء کے بجٹ میں 850 سی سی اور اس سے بڑی کاروں کی خریداری پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی ختم کر دی جو گزشتہ سال طلب کے اضافی دباؤ کو روکنے کے لیے لگائی گئی تھی۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 10ء جولائی تا اکتوبر میں اشیا کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام رہا اور گاڑیوں کی کمپنیوں نے ڈیوٹی کے خاتمے کا فائدہ صارفین کو منتقل کیا۔

مندرجہ بالا تجزیے کے برخلاف م س 10ء جولائی تا اکتوبر کے دوران ٹیکسٹائل شعبے میں زیادہ تر نموبیرونی طلب میں اضافے سے ہوئی۔ مقامی

⁹ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں گاڑیاں بنانے والے اہم اداروں نے قیمتوں میں کمی کر دی۔

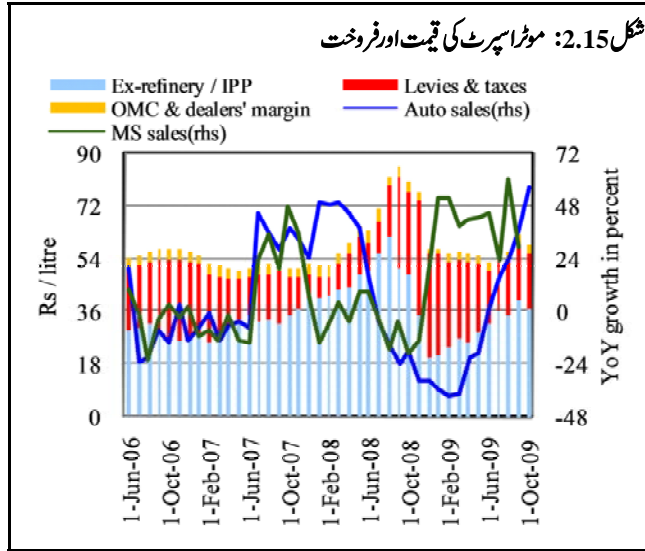


ٹیکسٹائل کوئی فوائد ملے: (الف) کپاس کی فصل میں اضافہ، (ب) ترقی یافتہ معیشتوں میں ٹیکسٹائل کی خوردہ فروخت میں کسی قدر بحالی (دیکھئے شکل 2.14) اور (ج) چین میں کپاس کی فصل میں نمایاں کمی سے کپاس اور دھاگے کی عالمی قیمتوں میں اضافہ۔ ان عوامل کے نتیجے میں مئی 10ء جولائی تا اکتوبر میں جنگ صنعت میں کپاس کی پیداوار اور برآمدات میں بلند نمونہ ہوئی۔ اگرچہ اسپننگ کی صنعت کو گزشتہ دو برسوں میں عملی مشکلات بشمول بلند مالکاری لاگت، بجلی اور گیس کی کمی اور ناسازگار ملکی سیکورٹی کی صورتحال کا سامنا

رہا ہے تاہم دھاگے کی مقامی اور عالمی قیمتوں میں تفرق سے اسپننگ کے مالکان کے لیے زیادہ پیداوار کے مواقع پیدا ہوئے۔ کپاس اور سونی دھاگے کی بلند برآمدات سے کپاس اور دھاگے کی مقامی قیمتوں پر دوبارہ دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا ہے اور شعبے کی پیداوار کی لاگت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں مئی 10ء جولائی تا اکتوبر میں مقامی بنائی کی صنعت متاثر ہوئی اور کپڑا بننے والی چھوٹی صنعتیں بند ہو گئیں۔

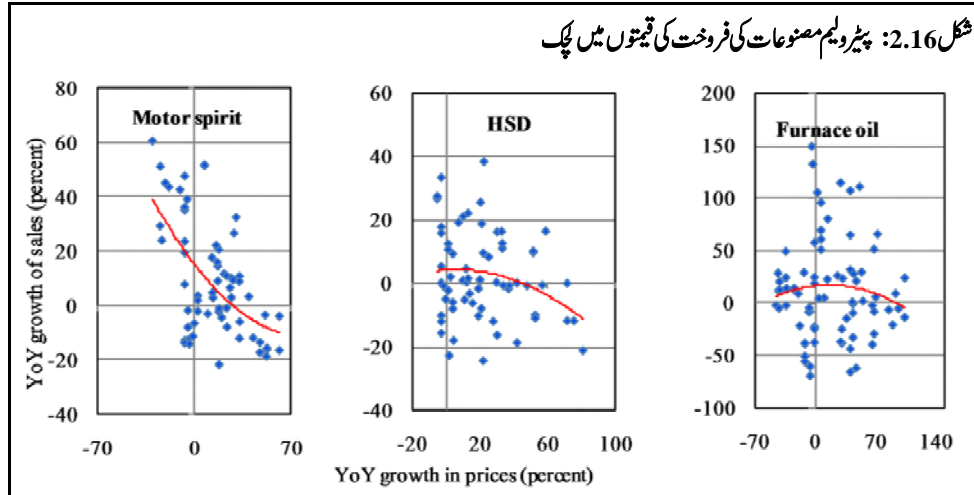
ایشیا سازی کے اہم شعبوں میں بحالی کے ساتھ پیٹرولیم مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم زیادہ تر طلب درآمدات کے ذریعے پوری کی جاتی ہے اور مقامی ریفائنریوں کے پیداواری عمل کو ہموار طور پر چلانے میں سیالیت کے شدید مسائل کا سامنا ہے۔ ریفائنری کے شعبے میں گردش

قرضے کا مسئلہ ہے جو ریفرنڈریوں کو مناسب مقدار میں خام تیل درآمد کرنے اور معمول کی مقدار میں چلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے نتیجے میں ملک کو مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات درآمد کرنا پڑتا تھا۔ تیل کی عالمی قیمتیں گرنے سے 09ء کے



ابتدائی مہینوں میں موٹر اسپرٹ کی طلب میں اضافہ ہو گیا (دیکھئے شکل 2.15)۔ مقامی پیٹرول کی قیمتوں میں کمی کے باعث پیٹرول اور سی این جی کی قیمتوں میں تفرق کم ہونے کی وجہ سے موٹر اسپرٹ سی این جی کا متبادل ہو گئی۔ اگرچہ اس کے بعد کے مہینوں میں عالمی قیمتیں دوبارہ بڑھنا شروع ہو گئیں لیکن حکومت نے قیمتوں میں استحکام کے لیے ملکی لیوی کی ساخت میں رد و بدل کیا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے آخر میں گاڑیوں خاص طور پر موٹر سائیکلوں کی فروخت میں اضافہ ہوا ہے جبکہ اس سے پہلے

لگاتار بارہ مہینوں تک اس کی فروخت میں کمی آئی تھی۔¹⁰ گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کا بنیادی سبب م س 10ء کے بجٹ میں ڈیوٹی میں کمی کے باعث قیمتوں کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 2.16)۔ ملک میں موٹر اسپرٹ کی موجودہ طلب معمولی ہے اور فرنس آئل اور ہائی اسپینڈرل کی طرح موٹر اسپرٹ بھی ایک خسارے کی شے بن گیا ہے۔



¹⁰ تخمینے کے مطابق ملک میں گاڑیوں کی مجموعی فروخت میں 55 فیصد حصہ موٹر سائیکل کا ہے۔

مستقبل میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی پورے شعبے میں مختلف ہونے کی توقع ہے۔ اگرچہ نئے پلائس کی تنصیب اور طلب میں دوبارہ مزید اضافے سے مجموعی نمو میں اضافہ ہو سکتا ہے تاہم مستقبل قریب میں غیر یقینی صورتحال پیش آ سکتی ہے۔

فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ کی وجہ سے صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات کی طلب بدستور مضبوط رہنے کا امکان ہے۔ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش میں اضافے کے باعث فرنس آئل کی طلب میں اضافے کی توقع ہے جبکہ موٹر اسپرٹ کی طلب بھی بدستور مضبوط رہے گی کیونکہ آٹوموبائل کی فروخت میں اضافے اور سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں میں کم فرق کی وجہ سے موٹر اسپرٹ کے استعمال میں اضافے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کے سی این جی اسٹیشن ہفتے میں دوبارہ بند رکھنے کے فیصلے سے بھی موٹر اسپرٹ کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مالی سال 09ء اکتوبر تا نومبر میں خام تیل کی درآمدات میں 33.9 فیصد سال بسال اضافے سے ریفرنسز یوں کی بلند طلب کے رد عمل کی عکاسی ہوتی ہے۔ نئے پلائس کی تنصیب سے کھاد اور اسٹیل کے شعبوں کی پیداواری گنجائش میں تیزی سے اضافے کا امکان ہے۔ خاص طور پر نائٹروجن کھاد کی سالانہ پیداواری گنجائش میں رواں مالی سال کے اختتام پر 146 فیصد سے 3.6 ملین میٹرک ٹن اضافہ ہوگا۔ مزید برآں اسٹیل کے شعبے کی پیداواری میں 30 فیصد اضافے کی توقع ہے کیونکہ مارچ 2010ء سے اسٹیل پیدا کرنے کا نیا یونٹ کمرشل پیداوار کا آغاز کر دے گا۔ آخر میں بجلی کی تقسیم کے نیٹ ورک میں متوقع بہتری کے بعد طلب میں اضافے کے باعث ٹرانسفارمرز کی پیداوار میں اضافے کا امکان ہے۔¹¹

تاہم متعدد درپیش خطرات کے باعث بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مضبوط بحالی میں رکاوٹ آ سکتی ہے۔ اگر اشیا کی عالمی قیمتوں میں بڑھتا ہوا حالیہ رجحان جاری رہا اور تیز ہو گیا تو اس کے نتیجے میں خردہ قیمتوں میں اضافے سے طلب پر اثر پڑے گا۔ یہ صورتحال گاڑیوں کے ذیلی شعبے میں پہلے ہی پائی جاتی ہے جس میں کار ساز اداروں نے نومبر 2009ء سے ایلومینیم اور تانبے کی قیمتوں میں اضافے اور این کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کے باعث خردہ قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ مزید برآں نومبر 2009ء میں خام مال کی مقامی قیمتوں میں سال بسال 20.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

ملکی طلب کے علاوہ دیگر کئی عوامل نے اشیا سازی کی نمو پر منفی اثرات مرتب کیے جس میں گنے کی کاشت میں کمی کے ساتھ گنے کی کچل کاری کا تاخیر سے ہونے کا خطرہ ہے جو شکر کی صنعت (جس کا بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وزن 5.5 فیصد ہے) کی نمو میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

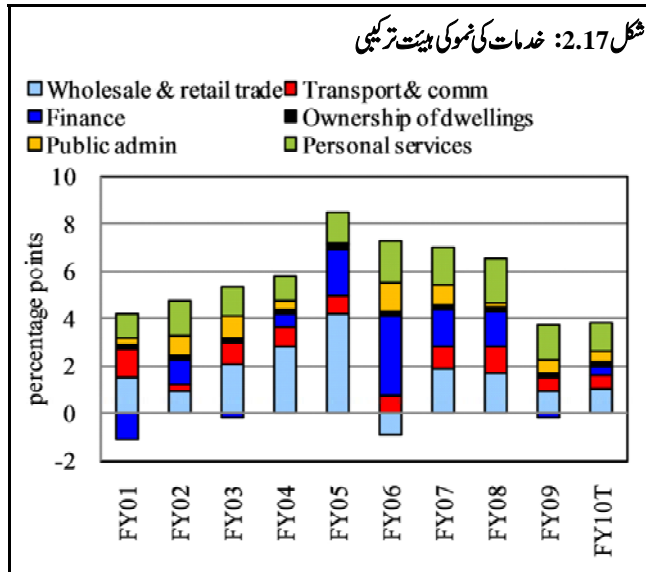
مزید برآں اب تک جدید معیشتوں میں کمزور بحالی ہوئی ہے۔ امریکہ اور یورپی یونین میں قرضہ منڈی کی صورتحال مایوس کن ہے۔ روزگار کی سطح بھی کم ہے اور اس کے نتیجے میں صرف میں کمی آئی ہے۔ ان معیشتوں کی بحالی بہتر پالیسی پر منحصر ہے اور پالیسی میں قبل از وقت تبدیلی کے خوف سے عالمی صورتحال میں غیر یقینی کیفیت بڑھ گئی ہے۔ ٹیکسٹائل اور چمڑے کی ملکی برآمدی صنعتوں میں بڑھتی ہوئی طلب نظر نہیں آتی اور انہیں طلب میں اپنا بڑا حصہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ملک میں سیمنٹ کی برآمدات کو سعودی عرب میں برآمدات کی پابندی اٹھائے جانے کی بنا پر سخت مسابقت کا سامنا ہے اور برآمدات کی طلب بدستور کم رہنے کا امکان ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال سیمنٹ کی برآمدی نمونہ افریقی اور خلیجی منڈیوں تک رسائی کے باعث ہوئی تھی۔ سعودی عرب کو قریبی علاقوں کا فائدہ ہونے کی وجہ سے پاکستانی

¹¹ ٹرانسفارمرز کی پیداوار میں گذشتہ گیارہ ماہ میں کمی کے بعد اکتوبر 2009ء میں 8.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

برآمد کنندگان کو منڈی میں حصہ برقرار رکھنے میں سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ کونے کی قیمتوں میں اضافے سے نرخوں کا بھی سخت مقابلہ ہوگا۔¹² علاوہ ازیں صوبہ سرحد کا سینٹ کی کل پیداوار میں حصہ تقریباً 30 فیصد ہے اور سیکورٹی کے بحران کے باعث سینٹ کی فراہمی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

ملکی معیشت کی بحالی کی رفتار خام مواد کی دواہم اشیاء یعنی توانائی اور مالکاری کی فراہمی اور لاگت پر منحصر ہے۔ مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی تک سخت زری پالیسی کے باعث کمپنیوں کی مالی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ طلب میں کمی کے باعث عملی منافع کم ہو گیا جس سے کئی صنعتوں میں سیالیت کی شدید قلت ہو گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں حالیہ برسوں میں اشیاء سازی کی صنعتوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں نمایاں اضافہ ہو گیا۔ نجی شعبے کی طرف سے طلب میں معمولی اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے اپریل 2009ء سے تین مختلف موقعوں پر پالیسی ریٹ میں 250 بیس پوائنٹس کمی کی۔ چنانچہ شرح قرض گاری بھی بتدریج کم ہوئی۔ مزید برآں مالی سال 10ء اکتوبر تا نومبر کے دوران اشیاء سازی کے شعبے میں قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا جو شعبے کی بحالی کے لیے اچھا ہے۔

2.3 خدمات



مالی سال 2010ء میں خدمات کی نمو برقرار رہنے کی توقع ہے جس میں مالی سال 09ء کے مقابلے میں مالکاری اور بیمہ کے ذیلی شعبوں میں متوقع بحالی سے معمولی اضافے کا امکان ہے (دیکھئے شکل 2.17)۔ خدمات میں مستحکم نمو کی توقعات کو مرس 10ء کی پہلی سہ ماہی میں اشیاء سازی میں بحالی سے تقویت ملتی ہے جس سے تھوک اور خوردہ تجارتی سرگرمیوں کو مدد ملے گی (جن کا مجموعی خدمات کی قدر اضافی میں ایک تہائی حصہ ہے) (دیکھئے جدول 2.9)۔

بیرونی تجارتی حجم (زیادہ تر درآمدات) میں تیزی سے کمی کے باعث حقیقی شعبے کی بحالی سے حاصل ہونے والا فائدہ جزوی طور پر زائل ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر مالی سال 2010ء جولائی تا نومبر کے دوران درآمدات میں 23 فیصد کی شعبہ خدمات کی نمو کے لیے کئی مشکلات کا باعث بن سکتی ہے:

¹² خاص طور پر انڈونیشیا کے کونے کی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے کیونکہ انڈونیشیا نے تھرمل توانائی پیدا کرنے کے لیے اسے ایندھن کے طور پر استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ مقامی سینٹ کی تیاری میں استعمال ہونے والے کونے کی بڑی مقدار انڈونیشیا سے درآمد کی جاتی ہے (تقریباً 50 فیصد)۔

جدول 2.9: پہلی سہ ماہی میں شعبہ خدمات کے اعلیٰ کارکردگی فیصد نمو یا جو مذکور ہے		
مالی سال 2010ء	مالی سال 2009ء	
تھوک و خوردہ تجارت		
-4.7	-2.1	تھوک اور کمیشن تجارت کا قرضہ (جولائی تا اکتوبر)
-2.2	16.6	خردہ تجارت کا قرضہ (جولائی تا اکتوبر)
-50.9	-10.5	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تجارت
-0.7	-6.0	اشیا سازی میں نمو
-27.3	47.4	درآمدی نمو
ٹرانسپورٹ ذخیرہ کاری اور مواصلات		
10.2	9.0	کے پی ٹی پر کارگو بینڈنگ
62.4	60.0	ٹیلی کٹافٹ (فیصد آبادی)
-54.1	-39.0	ٹیلی مواصلات درآمدات (قدر ڈالر)
-18.4	15.6	کمرشل گاڑیوں کی پیداوار*
4.2	-57.3	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات (قدر ڈالر)
4.7	28.6	ٹرانسپورٹ مواصلات کے صارفین نرخ
مالیات و بیمہ		
47.2	23.4	کمرشل بینکوں کا منافع (جون کے مقابلے میں ستمبر)
77.9	72.9	12 فیصد یا اس سے اوپر قرضوں کا فیصد (اکتوبر)
37.4	34.5	8 فیصد یا اس سے اوپر رکھی گئی امانتوں کی فیصد
7.4	7.7	شرح سود کا تفاوت - اسٹاک
6.5	6.0	شرح سود کا تفاوت - اضافی (اکتوبر)
* ایل سی ویز، ٹریڈرز، بیمیں اور ٹرک		

- 1- تھوک اور خوردہ تجارتی سرگرمیوں میں کمی
- 2- بندرگاہ، جہاز رانی کی سرگرمیوں (خدمات کی قدر اضافی میں ایک فیصد حصہ) میں کمی
- 3- اندرونی مالی برداری پر کچھ اثرات (درآمدی اشیا کی اندرونی ٹرانسپورٹ) - ٹرکوں ایل سی ویز کی فروخت اور پیداوار میں کمی کے ساتھ ہائی اسپیڈ ڈیزل کی پست فروخت اندرونی مال برداری میں کمی کی عکاسی کرتے ہیں (مجموعی خدمات کی اضافہ قدر میں 4 فیصد حصہ)۔

درآمدات کی نمو میں کمی کے علاوہ ٹیلی مواصلات شعبے کی طرف سے ٹرانسپورٹ و مواصلات کی نمو میں کمی آنے کا امکان ہے۔ شعبہ ٹیلی مواصلات سخت مسابقتی منڈی میں کام کرتا ہے جنہیں پہلے ہی اے آر پی یو (فی صارف اوسط آمدنی) میں نمایاں کمی کا سامنا رہا اور اسی لیے کمپنیوں کا منافع بھی کم رہا۔ 2009-10ء کے بجٹ میں حکومت نے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی اور سم (SIM) ایکٹیویشن کے چارجز کم کر دیے جس سے اگر کمپنیاں اس کی منتقلی صارف تک نہ پہنچائیں تو ان کی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ٹیلی مواصلات کمپنیاں منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کے لیے یہ فائدہ صارف تک منتقل کریں گی تاہم صارفین تک اس فائدے کی منتقلی کے فیصلے کا زیادہ تر انحصار آئندہ مہینوں میں

نیٹ ورک خدمات کی طلب پر ہوگا۔ اس صورتحال میں حکومت کی جانب سے ضابطے کے خاتمے اور موبائل سیٹ کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی کے فیصلے سے نیٹ ورک کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں نیٹ ورک رسد کنندگان بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے آپریشن کو اپ گریڈ کر رہے ہیں جس میں (الف) دور دراز علاقوں میں نیٹ ورک کو وسعت دینا، (ب) سیلولر فون کے ذریعے اضافہ قدر خدمات کی فراہمی جیسے موبائل بینکاری، یوٹیٹی بلوں کی ادائیگی وغیرہ اور (ج) موجودہ انفراسٹرکچر کی تکنیکی اپ گریڈیشن شامل ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ سہ ماہی کے دوران کیے گئے نگرانی کے موزوں اقدامات سے مالکاری اور شعبہ بیمہ کو فائدے کی توقع ہے۔ ان اقدامات میں: (الف) تموین اخذ کرتے ہوئے ضمانت کی قیمت فروخت لازم کے فائدے سے متعلق ضوابط میں نرمی کرنا اور (ب) قرضے کی درجہ بندی میں رعایت اور تموین کی شرائط کو کم کرنا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ خالص سودی منافع بڑھ گیا ہے جس سے مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی منافع میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند بینکاری تفاوت سے سال کے دوران بینکوں کی خالص سودی آمدنیوں میں مزید اضافے کا امکان ہے۔

روزگار کے مواقع، برآمدات کے امکانات اور ملک میں مجموعی ترقی کے پیش نظر مالکاری اور ٹیلی کام ذیلی شعبوں میں بحالی خوش آئند ہے۔ مثال کے طور پر مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں ان دو شعبوں کی برآمدات میں 60 فیصد اور 112 فیصد نمو ریکارڈ ہوئی۔ مالی سال 09ء میں مالکاری اور اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی کی مشترکہ برآمدی خدمات 0.5 ارب ڈالر رہیں۔ مزید برآں ماضی قریب میں ان شعبوں میں روزگار کا تیزی سے پیدا ہونا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اس میں مزید وسعت کے نتیجے میں زیادہ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے (دیکھئے جدول 2.10)۔ اس طرح شعبہ خدمات معیشت میں بڑھتے ہوئے حصے کو گرفت میں رکھنے کو تیار ہے۔ 2008ء میں برسر روزگار افراد کی تعداد 17 ملین تک پہنچ گئی ہے، یہ شعبہ زرعی شعبے سے بہت آگے نکل گیا ہے اور معیشت میں سب سے بڑا آجر (21 ملین افرادی قوت کے ساتھ) بن گیا ہے۔ شعبہ خدمات نہ صرف اجناس کے پیداواری شعبے سے مسلسل آگے بڑھتا گیا ہے بلکہ اس میں گزشتہ دہائی میں بھاری سرمایہ کاری کی گئی ہے جس سے مستقبل میں خدمات کی نمو بہتر رہنے کا امکان ہے۔

جدول 2.10: معیشت میں خدمات کا حصہ												
جی ڈی پی نمو		جی ڈی پی نمو میں فیصد اشاریہ		روزگار میں نمو		روزگار کی نمو میں فیصد اشاریہ		سرمایہ کاری نمو		سرمایہ کاری نمو میں فیصد اشاریہ		
خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	
1960ء	5.6	7.6	3.2	3.2	1.3	2.0	1.0	0.5
1970ء	3.2	6.1	1.7	2.8	2.6	5.1	2.0	1.3
1980ء	5.9	6.7	2.9	3.4	2.1	3.1	1.5	0.9	4.9	5.2	3.0	2.0
1990ء	4.5	4.5	2.2	2.3	1.2	4.6	1.4	1.2	-0.3	3.1	-0.7	1.8
2000ء	4.2	5.7	2.0	3.0	3.3	4.5	2.1	1.5	-0.7	8.9	-0.3	5.1